سر میاں فضل حسین صاحب کی المناک وفات پر خطاب

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

سر میاں فضل حسین صاحب کی المناک وفات پر خطاب

(تحریر فرمودہ ۱۰۔ جولائی ۱۹۳۶ء قبل از خطبہ جمعہ بمقام قادیان)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

آج کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گو ہماری جماعت ایک دینی جماعت ہے مگر دین کی ترقی اور اس کے بڑھنے کیلئے بھی دُنیوی سامانوں اور دُنیوی امن کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ پس ایک دینی جماعت دنیا کے امن سے آنکھیں بند نہیں کرسکتی اور دنیا میں فتنہ وفساد اور خطرات و مصائب کے اگر سامان ہوں تو وہ انہیں نظر انداز نہیں کرسکتی۔

ہندوستان میں قریب زمانہ میں ہندوستانیوں کو ایسے حقوق ملنے والے ہیں کہ جن کو کانگرس اور کانگرس کے ہمنوا گو بہت ہی قلیل بلکہ نا قابلِ قبول قرار دیتے ہیں مگر اندرونی طور پر ان کے قلوب بھی اس امر کو محسوس کرتے ہیں کہ موجودہ حالت سے بہت زیادہ حقوق ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آنے والے ہیں اور وہ لوگ جن کو اس بات سے دُکھ ہے کہ پنجاب میں مسلمانوں کو بعض حقوق کیوں مل گئے' ان کی وجہ سے پنجاب کی آئندہ حالت نہایت ہی خطرناک نظر آتی ہے اور خدشہ ہے کہ مسلمانوں میں تفرقہ' شِقاق اور لڑائیاں پہلے سے بہت زیادہ ہوں۔ ہمارا صوبہ جنگی صوبہ کہلاتا ہے۔ شاید اس کے اتنے معنے یہ نہیں کہ ہمارے صوبہ کے لوگ فوج میں زیادہ داخل ہوتے ہیں جتنے اس کے یہ معنے ہیں کہ ہمارے صوبہ کے لوگ دلیل کے محتاج نہیں بلکہ سونٹے کے محتاج ہیں۔ دوسرے لوگ جب کسی معاملہ میں اختلاف رکھتے ہوں تو اپنے اختلاف کا دلائل سے فیصلہ کیا کرتے ہیں لیکن ہمارے صوبہ کے لوگ دوسروں کے متعلق کشتنی اور گردن زدنی کے نعرے لگا لگا کر ان پر غالب آنا چاہتے ہیں۔

پنجاب کی حالت اس قسم کے لوگوں اور خصوصاً احرار کی وجہ سے پہلے ہی خطرناک تھی اور ہے۔ مگر اس کشمکش میں جو سیاسیات میں حصہ لینے والے مسلمان تھے' ان میں سے سر میاں فضل حسین صاحب کی ذات ایسی تھی جو مسلمان لیڈروں کو قابو میں رکھنے اور انہیں میانہ روی پر چلانے کی اہل تھی مگر جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہو چکا ہوگا وہ کل رات فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی وفات کی وجہ سے پنجاب کے مسلمانوں کی سیاسی دنیا میں ایک بہت بڑا اشقاق پیدا ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ہر چیز کا علاج ہوتا ہے اور ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی قائم مقام ہوتا ہے مگر بظاہر موجودہ حالت ایسی ہے کہ خطرہ ہے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہو جائے اور بجائے اتحاد اور یکجہتی سے رہنے کے وہ پراگندگی اور تشتّت کا شکار ہو کر اغیار کے ہاتھوں میں کٹھ پُتلی بن کر ناچنا شروع کر دیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے اس امر کو شامل رکھیں۔ ہماری جماعت کا مرکز پنجاب میں ہے اور ہماری تبلیغ کا دائرہ بھی زیادہ تر پنجاب میں ہی وسیع ہے' اس لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے جو مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے والے ہوں اور انہیں توفیق دے کہ وہ متحد ہو کر اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں اور ہندوؤں، سِکھوں اور ان غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی جو مسلمانوں کے حقوق میں روکیں پیدا کرتے رہتے ہیں' ہدایت دے۔ ہمارے سیاسی حالات کو وہ اپنے فضل سے بدل دے اور دنیا میں امن قائم کر دے تا ہماری تبلیغ میں کسی قسم کی رُکاوٹ پیدا نہ ہو۔ ہر شخص جو دنیا میں آیا اُس نے آخر مرنا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کوئی شخص ایسا نہیں ہوتا جس کا خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی قائم مقام نہ بنایا ہو اور جس کے کام کو چلانے کا اس نے سامان نہ کیا ہو بشرطیکہ وہ نیک آدمی ہو اور موت تو ایسی چیز ہے جس نے ہر ایک پر آنا ہے مگر میں سمجھتا ہوں سلسلہ احمدیہ کے مخالفین کیلئے سر میاں فضل حسین صاحب کی وفات بھی ایک الٰہی نشان ہے۔ ان پر بڑا الزام یہ لگایا جاتا تھا کہ وہ مرزائیت نواز ہیں۔ یہ الزام اُس وقت لگایا گیا جب میاں صاحب گورنمنٹ کے عُہدہ سے الگ ہو کر پنجاب میں بیماری کی حالت میں آ بیٹھے تھے۔ مگر کیا یہ خدا تعالیٰ کی قدرت نہیں کہ وہ شخص جو تمام عُہدوں سے الگ ہو کر گھر آ بیٹھا تھا' اس کیلئے خدا تعالیٰ نے نہایت غیر معمولی سامان کر کے موت سے کچھ دن پہلے اسے عزت کے ایک مقام پر بٹھا دیا۔ ان پر الزام یہ لگایا جاتا تھا کہ وہ مرزائیت نواز ہیں اور اس الزام سے مخالفین کا مقصد یہ تھا کہ وہ

انہیں ذلیل کریں اور انہیں لوگوں کی نگاہ میں عزت حاصل نہ کرنے دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو رُسوا کیا چنانچہ موت تو سر میاں فضل حسین صاحب کی جولائی میں مقدر تھی اور پہلے عُہدہ سے علیحدگی کے بعد ان کیلئے بظاہر کوئی چانس اور موقع ایسا نہ تھا جس میں وہ پھر کوئی عزت حاصل کر سکتے مگر ان کے دشمنوں نے چونکہ انہیں مرزائیت نواز کہہ کہہ کر ذلیل کرنا چاہا' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کی غیرت میں انہیں عزت دی اور عزت دینے کے بعد انہیں وفات دی اس کیلئے خدا تعالیٰ نے کتنے ہی غیر معمولی سامان پیدا کئے۔ چنانچہ پنجاب کے وزیر تعلیم سر فیروز خاں نون کے انگلستان جانے کا بظاہر کوئی موقع نہ تھا اور جن کو اندرونی حالات کا علم ہے' وہ جانتے ہیں کہ آخری وقت تک سر فیروز خان صاحب نون کے ولایت جانے کے متعلق کوئی یقینی اطلاع نہ تھی۔ بعض اور لوگوں کیلئے گورنمنٹ آف انڈیا اور ولایتی گورنمنٹ بھی کوشش کر رہی تھی اور اگر سر فیروز خان پنجاب میں ہی رہتے تو اب سر فضل حسین صاحب بغیر کسی عُہدہ کے حاصل کرنے کے دنیا سے رخصت ہو جاتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بتانا چاہتا تھا کہ جو شخص احمدیت کی خاطر اپنے اوپر کوئی اعتراض لیتا ہے' ہم اسے بھی بغیر عزت دیئے فوت نہیں ہونے دیتے۔ پس غیر معمولی حالات میں سر فیروز خاں صاحب نون ولایت گئے اور سر میاں فضل حسین صاحب وزیر تعلیم مقرر ہو گئے اور چند دنوں کے بعد ہی وفات پا گئے۔ ۱۸۔ جون کو وہ پنجاب کے وزیر تعلیم مقرر ہوئے تھے اور ۹۔ جولائی کو فوت ہو گئے۔ گویا صرف تین ہفتے وہ اِس عُہدہ پر فائز رہے۔ میرے نزدیک یہ بھی خدائی حکمت اور خدائی مکر تھا جو دشمنوں کو یہ بتانے کیلئے اختیار کیا گیا کہ تم تو اس کے دشمن ہو اور چاہتے ہو کہ اسے ذلیل کرو لیکن ہم اس کو بھی ذلیل نہیں ہونے دیں گے جو گو احمدی نہیں مگر احمدیت کی وجہ سے وہ لوگوں کے مطاعن کا ہدف بنا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں برسر اقتدار کیا اور اس قدر عزت دی کہ ان کی وفات سے چند دن پہلے ہی ایک ہندو اخبار نے اس بات پر مضمون لکھا تھا کہ ہندوستان میں اس وقت کون حکومت کر رہا ہے؟ اُس نے لکھا کہ گو بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ انگریز حکومت کر رہے ہیں یا وائسرائے حکومت کر رہا ہے یا گورنر حکومت کر رہا ہے مگر یہ درست نہیں اصل میں تمام ہندوستان پر سر میاں فضل حسین حکومت کر رہے ہیں اور گو وہ پنجاب میں ایک منسٹر ہیں مگر گورنمنٹ آف انڈیا میں سر ظفر اللہ خان ان کی طرف سے مقرر ہیں اور ولایت میں سر فیروز خان نون ہیں اور ان کی پارٹی کے اور بھی لوگ ہیں جو بڑے بڑے عُہدوں پر ہیں اس طرح ساری حکومت سر میاں فضل حسین صاحب

کے ہاتھ میں ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے ان پر وفات نہ آنے دی جب تک کہ انہیں ایسے مقام پر نہ پہنچا دیا کہ لوگوں نے سمجھا وہی اِس وقت ہندوستان پر حکومت کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب تھا اُن لوگوں کو جو کہتے تھے کہ میاں سر فضل حسین نے چونکہ گورنمنٹ ہند میں ایک احمدی کو وزارت پر مقرر کرایا ہے اور وہ مرزائیت نواز ہیں' اس لئے ہم انہیں ذلیل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتا دیا کہ جو شخص احمدیت کی خاطر اپنے نفس پر کوئی تکلیف برداشت کرے گا وہ گو احمدی نہ ہو' ہم اسے بھی ذلیل نہیں ہونے دیں گے۔ پس گو سر فضل حسین صاحب احمدی نہ تھے مگر چونکہ احمدیت کی وجہ سے لوگوں کی طرف سے ان پر اعتراض کیا گیا اور انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں اپنی غیرت کا مظاہرہ کیا اور انہیں غیر معمولی طور پر عزت کے ایک مقام پر پہنچا کر بتا دیا کہ جو شخص احمدیت کیلئے اپنی عزت کو خطرہ میں ڈالنے کیلئے تیار ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے بھی اپنی غیرت کا اظہار کیا کرتا ہے۔

(الفضل ۱۲۔ جولائی ۱۹۳۶ء)